Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Family Dynamics and Contemporary Issues in the 21st Century: The Qur'anic Concept of Parental Rights and Its Interpretative Applications

اکیسویں صدی میں خاندانی حرکیات اور معاصر مسائل: والدین کے حقوق کا قرآنی تصور اور مفسرانہ آراء کے اطلاقات

Authors Details

1. **Afshan Mubeen** (Corresponding Author)
   MPhil, Department of Islamic Studies, Minhaj University, Lahore, Pakistan.
   Email: **mubeeng4588@gmail.com**
2. **Dr. Amina Shameen**
   MS Pediatric Physiotherapy, Riphah International University, Lahore, Pakistan.
3. **Moqadus Habiba**
   MPhil Student, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Citation

Mubeen, Afshan, Dr. Amina Shameen and Moqadus Habiba." Family Dynamics and Contemporary Issues in the 21st Century: The Qur'anic Concept of Parental Rights and Its Interpretative Applications." *Al-Marjān Research Journal*, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 700– 712.

Submission Timeline

Received: Nov 10, 2024
Revised: Dec 02, 2024
Accepted: Dec 06, 2024
Published Online: Dec 15, 2024

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System

Family Dynamics and Contemporary Issues in the 21st Century: The Qur'anic Concept of Parental Rights and Its Interpretative Applications

اکیسویں صدی میں خاندانی حرکیات اور معاصر مسائل: والدین کے حقوق کا قرآنی تصور اور مفسرانہ آراء کے اطلاقات

☆ افشاں مبین ☆ ڈاکٹر آمنہ شمین ☆ مقدس حبیبہ

Abstract

Family dynamics in the 21st century are undergoing significant transformations due to rapid technological advancements, shifting social norms, and globalization. Amidst these changes, the Qur'anic concept of parental rights remains a cornerstone of Islamic family ethics, emphasizing respect, care, and the fulfillment of responsibilities towards parents. This study explores the Qur'anic principles regarding parental rights and examines the interpretative insights of classical and contemporary exegetes to address modern challenges in family structures. The research highlights how the timeless teachings of the Quran are applied to contemporary issues such as generational gaps, individualism, and changing gender roles. It critically evaluates the role of parental rights in fostering familial harmony, bridging intergenerational divides, and countering the erosion of traditional family values. By analyzing scholarly perspectives, the study presents a comprehensive understanding of the adaptability of Qur'anic guidance in addressing current familial dilemmas. This research contributes to the broader discourse on preserving family integrity and enhancing social cohesion in a rapidly evolving world. It underscores the enduring relevance of Islamic teachings in guiding individuals and societies toward harmonious family relationships.

Keywords: Qur'anic parental rights, family dynamics, intergenerational harmony, contemporary challenges, Islamic family ethics, Quranic exegesis, individualism, family values, 21st-century issues, social cohesion.

تعارف موضوع

اکیسویں صدی میں خاندانی حرکیات میں تیزی سے تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں، جن میں تکنیکی ترقی، سماجی رویوں میں تبدیلی، اور عالمی اثرات شامل ہیں۔ ان حالات میں والدین کے حقوق کا قرآنی تصور اسلامی خاندانی اخلاقیات میں ایک مستحکم بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن مجید والدین کے احترام، خدمت، اور ان کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیتا ہے۔ یہ تحقیق والدین کے حقوق کے حوالے سے قرآنی اصولوں کا جائزہ لیتی ہے اور ان پر مفسرین کی آراء اور ان کے اطلاقات کو معاصر مسائل کے تناظر میں پرکھتی ہے۔ تحقیق میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ کس طرح یہ تعلیمات جدید چیلنجز، جیسے نسلوں کے درمیان فاصلہ، انفرادیت پسندی، اور صنفی کرداروں کی تبدیلی سے نمٹنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ خاندانی نظام

☆ ایم فل، شعبہ اسلامیات، منہاج یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔
☆ ایم ایس پیڈیاٹرک فزیوتھراپی، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔
☆ ایم فل، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور، پاکستان۔

انسانوں کی زندگی کی بنیاد ہے اور اس کی اہمیت ہر دور میں غیر معمولی رہی ہے، کیونکہ یہ نہ صرف فرد کی تربیت کا بنیادی ذریعہ ہے بلکہ معاشرتی استحکام اور ہم آہنگی کی بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔ اکیسویں صدی میں خاندانی حرکیات میں نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں، جن میں نیوکلئیر فیملی کا بڑھتا ہوا رجحان، سنگل پیرنٹنگ، اور والدین کے کردار میں تغیر شامل ہیں، جو معاشرتی اور ثقافتی سطح پر اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ اس دوران، والدین کے حقوق کا اخلاقی، سماجی اور مذہبی پہلو بھی اہمیت اختیار کر گیا ہے، خصوصاً قرآن اور حدیث کی روشنی میں جہاں والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی تکمیل پر زور دیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد والدین کے حقوق کے قرآنی تصور کو سمجھنا اور معاصر مسائل کے تناظر میں ان کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے تاکہ موجودہ خاندانی نظام میں اس علم کا اطلاق کیا جا سکے اور اس کی بنیاد پر سماجی بہبود میں بہتری لائی جا سکے۔

اسلام دین کامل اور دین افضل ہے۔ اسلام زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں جامع رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ معاشرتی معاملات اور عائلی زندگی سے متعلق بھی اسلام کے واضح قوانین ہیں۔ عائلی نظام سے متعلق اسلام کا اہم امتیاز یہ ہے کہ خاندان کے تمام افراد کے حقوق و فرائض کا تعین واضح طور پر موجود ہے۔ ایک فرد معاشرے میں جب ہوش سنبھالتا ہے تو اپنے قریب اپنے والدین کو پاتا ہے جو اس کو اس وقت سہارا دیتے ہیں جب وہ ان کو کسی قسم کا کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا۔ والدین اولاد کی بہترین تربیت کی کوشش کرتے ہیں۔ والدہ کی گود بچے کے لئے پہلی درسگاہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ والد محنت مزدوری کر کے اولاد کی کفالت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ والدین ایثار و قربانی کا بہترین نمونہ ہیں۔ اپنی خواہشات قربان کر کے اولاد کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ والدین کے حقوق کے بارے میں واضح ہدایات دی گئیں کہ ان کے ساتھ اچھے سلوک اور اعلیٰ اخلاق کا طرز عمل اپنایا جائے، اور ان کو اُف بھی کہنے سے احتیاط کی جائے۔ ان کے لئے دعائے خیر کی جائے۔ دوسری طرف یہی فرد جب خود باپ بنتا ہے تو اسے تاکید کی جاتی ہے کہ بحیثیت والد اپنی اولاد کی بہترین تعلیم و تربیت کا بندوبست کرے۔ اولاد کے عقائد و نظریات کی پختگی پر توجہ دے۔ اس کو حق اور باطل کا امتیاز بتائے۔ تاکہ اس کی یہ اولاد جوان ہو کر معاشرے کی ترقی و سکون کا باعث بنے۔ یعنی معاشرے کے ہر فرد کے بحیثیت والدین اور بحیثیت اولاد کچھ حقوق و فرائض ہیں جن کو احسن طریقے سے پورا کرنا عائلی زندگی کو حسین بنا دیتا ہے۔

مبحث اول: خاندانی حرکیات کی جدید تعبیر

اکیسویں صدی میں خاندانی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں جن کی وجہ سے روایتی خاندانی نمونوں میں اضطراب پیدا ہوا ہے۔ نیوکلئیر فیملی کا رجحان بڑھا ہے، جہاں والدین اور ان کے بچوں پر مشتمل خاندانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، جبکہ سنگل پیرنٹنگ اور طلاق کے بعد والدین کے الگ ہونے کے رجحانات بھی بڑھ گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جدید سوشیالوجی اور نفسیات میں والدین اور اولاد کے تعلقات کی تفصیل پر نئے زاویے سامنے آئے ہیں، جس میں والدین کی تربیتی حکمت عملیوں اور اولاد کی ذہنی و جذباتی ترقی پر زور دیا گیا ہے۔ اس تعلق کو دونوں طرف سے بہتر بنانے کے لیے والدین کے لیے نئے تصورات اور سٹریٹیجیز پیش کی گئی ہیں۔ مزید یہ کہ ٹیکنالوجی، معیشت، اور فردیت پسندی کے اثرات نے خاندانوں کی اندرونی حرکیات پر گہرا اثر ڈالا ہے؛ جہاں سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی نے والدین اور اولاد کے درمیان فاصلے بڑھائے ہیں، وہیں معیشت کی جدید چیلنجز نے دونوں کو زندگی گزارنے کے نئے طریقوں پر مجبور کیا ہے، جس کے نتیجے میں افراد کی ذاتی آزادی اور خودمختاری پر زیادہ زور دیا گیا ہے، جس کا اثر خاندانوں کے روایتی تعلقات پر مرتب ہوا ہے۔

1۔ والدین کے حقوق کا قرآنی تصور

قرآن مجید میں والدین کے حقوق پر بار بار زور دیا گیا ہے اور انہیں انتہائی اہمیت دی گئی ہے۔ سورہ بنی اسرائیل (17:23) میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: "اور تمہارے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ

حسن سلوک کرو۔"اسی طرح، سورہ لقمان(14:31-15)میں بھی اللہ نے والدین کی خدمات کو اہمیت دی ہے، خاص طور پر ماں کے حمل کی تکالیف اور اس کی پرورش کے عمل کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ ان کے ساتھ بہترین سلوک کیا جائے۔ سورہ احقاف(46:15)میں بھی والدین کے حقوق اور ان کے ساتھ نرمی و محبت کے ساتھ پیش آنے کی تاکید کی گئی ہے، یہاں تک کہ ان کے ساتھ نرگسی یا سخت رویہ نہ رکھا جائے۔ قرآن میں "وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا"(والدین کے ساتھ حسن سلوک)کا مفہوم نہ صرف محبت، احترام، اور فرمانبرداری پر مبنی ہے بلکہ یہ والدین کی خدمت، ان کی دعا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔اس کا دائرہ کار صرف مادی مدد تک محدود نہیں ہے، بلکہ والدین کے جذباتی اور نفسیاتی آرام کو بھی شامل کرتا ہے، اور اس کا تقاضا ہے کہ انسان ان کے ساتھ ہر موقع پر حسن سلوک کرے، چاہے وہ زندہ ہوں یا ان کا انتقال ہو چکا ہو۔

اسلامی معاشرے کی تشکیل میں پہلا دائرہ کار گھریلو زندگی کا ہے۔ جس کی ذمہ داری والدین کے کندھوں پر ہوتی ہے۔والدین کی سرپرستی میں ہی اولاد کے اسلامی عقائد و خیالات اور اخلاقی قدروں کی نشو نما ہوتی ہے۔والدین کا رویہ اولاد کی فکر میں نمایاں ہوتا ہے۔ غرض معاشرے میں نئی آنے والی نسل کی آبیاری کرنا والدین کا کام ہے۔ والدین کوشش کرتے ہیں کہ اس ذمہ داری کو اس طرح سرانجام دیں کہ کوئی کسر نہ رہے حتیٰ کہ اپنی خوشیاں قربان کر دیتے ہیں۔ والدین کی ان قربانیوں کے پیش نظر ان کا مقام بھی بلند ہے۔ مآخذ شریعت کی روشنی میں والدین کی اہمیت ذیل میں دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴾ [1]

والدین کی اطاعت کا حکم صرف امت مسلمہ کو نہیں دیا گیا بلکہ پہلی امتوں کو بھی اس بات کا حکم دیا گیا۔ سورۃ البقرۃ میں بنی اسرائیل کو دیے جانے والے احکامات کا ذکر ہے۔ان احکام میں والدین کے ساتھ حسن سلوک بھی شامل ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ ﴾ [2]

ترجمہ:"اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور ماں باپ اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں سے احسان کرو گے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو، پھر تم پھر گئے مگر تم میں سے تھوڑے اور تم منہ پھیرنے والے تھے۔"

---

1 Al-Isrāʾ, 17:23-24
2 Al-Baqarah, 2:83

1۔ والدین کے حقوق کا حدیثی تصور

والدین سے اچھے سلوک کے بارے میں متعدد حدیثیں ہیں۔ ایک روایت کے مطابق حضور اقدس ﷺ نے منبر پر چڑھنے کے دوران تین مرتبہ آمین کہی، جب آپ ﷺ سے اس بابت استفسار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے تین لوگوں کی بربادی کی دعا کی جس پر میں نے آمین کہی۔ ان تین میں سے ایک والدین کا نافرمان ہے۔(3) غرض قرآن واحادیث میں والدین کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

مبحث دوم: مفسرین کی آراء کی روشنی میں والدین کے لئے رہنما اصول

قرآن مجید میں والدین کے حقوق سے متعلق کئی آیات ہیں۔ والدین کے حقوق سے متعلق آیات سورۃ البقرۃ، سورۃ النساء، سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ لقمان اور سورۃ العنکبوت میں موجود ہیں۔ ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مفسرین نے والدین کے حقوق کے بارے میں رہنما اصول پیش کیے ہیں۔ والدین کے فرائض کے بارے میں آیات سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ الانعام اور سورۃ التحریم میں موجود ہیں جن کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مفسرین نے والدین کے لئے ان سنہری اصولوں کا تذکرہ کیا ہے، جن پر والدین عمل کر کے اپنی اولاد کے حقوق پورے کر سکتے ہیں۔

1۔ والدین کے حقوق سے متعلق رہنما اصول

قرآنی آیات کی تفسیر سے اولاد کے لئے والدین سے متعلق جو رہنما اصول حاصل ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

2۔ حسن سلوک

اللہ رب العزت نے انسان کو اپنے والدین سے اچھے سلوک کی تلقین کی ہے۔ انسان کے اچھے سلوک کے سب سے بڑے مستحق اس کے والدین ہیں۔ انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے۔ انسان کے لیے اس کے والدین سے بڑھ کر کوئی محسن نہیں۔ لہٰذا والدین کو اولین محسن سمجھتے ہوئے ان کی قدر کرنی چاہیے۔ بچپن میں بچہ اس احسان کا اظہار ممتا کی آغوش میں آکر، مصیبت کے وقت پکار کر اور سرگوشی کر کے کرتا ہے۔ شعور آنے پر انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہیے۔

سورہ لقمان کی آیت میں والدہ کی اولاد کے لیے برداشت کی جانے والی تکلیف کو "وھن" کہا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس نے "وھن" کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ وھن سے مراد تکلیف پر تکلیف ہے۔ ضحاک نے "وھن" سے مراد کمزوری در کمزوری لیا ہے جبکہ مجاہد نے اس سے مراد مشقت پر مشقت کی ہے۔ عورت حمل سے لے کر اولاد کے باشعور ہونے تک مختلف تکلیفوں سے گزرتی ہے جس بات کا احساس اولاد کو کرایا گیا ہے تاکہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

مولانا ادریس کاندھلوی، والدین سے حسن سلوک سے متعلق کہتے ہیں کہ:

> "جس طرح پرندہ اپنے بچوں کی تربیت کے لیے اپنے پر پست کر کے ان کو آغوش میں لے لیتا ہے
> اسی طرح والدین سے محبت وشفقت سے پیش آنا چاہئے۔"[3]

مولانا عبد الرحمٰن کیلانی نے تفسیر تیسیر القرآن میں والدین سے حسن سلوک کے متعلق چند احادیث نقل کی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے نبی کریم ﷺ سے اللہ کے پسندیدہ عمل کی بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا نماز کی وقت پر ادائیگی، دوسری دفعہ پوچھنے پر ماں باپ سے اچھے سلوک کو اللہ کا پسندیدہ عمل قرار دیا۔

---

[3] Kāndhlawī, Maulānā Idrīs, *Ma'ārif al-Qur'ān* (Lahore: Maktaba al-Ḥasan, 1430 AH/2009 CE), 2:134, 4:471, 1:446, 2:127, 1:446.

"حضرت ابو ہریرہؓ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ جس کے جواب میں آپ نے ﷺ فرمایا تمہاری ماں اور دوسری، تیسری دفعہ کے سوال پر بھی ماں کہا جب چوتھی دفعہ سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ۔ نبی کریم ﷺ نے جن بڑے بڑے گناہوں سے خبر دار کیا ہے ان میں شرک کرنا، عقوق والدین، جھوٹی گواہی، جھوٹ بولنا شامل ہیں۔"[4]

ابن کثیر نے والدین کی خدمت سے متعلق ایک واقعہ درج کیا ہے کہ:

ایک آدمی نے اپنی بزرگ ماں کو اپنی کمر پر طواف کروایا اور رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا اس نے اپنی والدہ کا حق ادا کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ایک سانس کا حق بھی ادا نہیں ہوا۔"[5]

حضرت ہشام بن حسان سے روایت ہے کہ:

"انہوں نے حضرت حسن سے پوچھا کہ ان کی والدہ رات کھانے پر انتظار کرتی ہیں اور وہ قرآن مجید سیکھتے ہیں جس پر حضرت حسن نے جواب دیا کہ اپنی والدہ کے ساتھ کھانا کھایا کرو۔ یہ والدہ کے لیے باعث راحت ہو گا اور حسن کے نزدیک یہ عمل نفلی حج سے زیادہ محبوب ہے۔"[6]

ابن عباسؓ سے روایت کو تفسیر در منثور میں درج کیا ہے کہ:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اولاد اپنے والد کی طرف ایسی نظر ڈالے جس سے والد خوش ہو جائے تو اولاد کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے والد کی طرف، کعبہ کی طرف، قرآن کی طرف اور جس بھائی سے اللہ کے لیے محبت ہو اس کی طرف دیکھنے کو عبادت قرار دیا۔[7]

3- نیک باتوں میں اطاعت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو والدین کی تابع داری کا حکم دیا ہے ماسوا ایسی باتوں کے جو خلاف شرع ہوں۔ تفسیر ابن کثیر میں ایک واقعہ درج ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ والدین اگر دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو قبول کرنے کے لئے کہیں اور اس مقصد کے لئے ساری طاقت بھی خرچ کر دیں تو بھی اللہ کے ساتھ ہر گز شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

---

[4] Kaylānī, Maulānā ʻAbd al-Raḥmān, *Taysīr al-Qur'ān* (Lahore: Maktabat al-Salām, 1432 AH), 2:578, 2:576, 1:344, 1:164.

[5] Ibn Kathīr, Ismāʻīl ibn ʿUmar, *Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm* (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1407 AH), 6: 338.

[6] Ibn Mufliḥ, Shams al-Dīn Abū ʿAbd Allāh, *al-Ādāb al-Sharʿīyah wa-al-Minah al-Marʿīyah* (Beirut: ʿĀlam al-Kutub, 1996), 1: 448.

[7] Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, *al-Durr al-Manthūr fī al-Tafsīr bi-al-Maʾthūr* (Beirut: Dār al-Fikr, 1414 AH), 1: 72.

"تفسیر کبیر میں والدین کی اطاعت کی حکمت یہ بتائی ہے، انسانی وجود کا حقیقی خالق اللہ ہے۔ جبکہ ظاہری سبب والدین ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے اول حقیقی سبب کی تعظیم و تکریم کا حکم دیا اور اس کے بعد ظاہری سبب کی تعظیم کرنے کو کہا۔"[8]

اولاد کو اپنے والدین کی اطاعت کرنی چاہیے۔ والدین جس نیک بات کا حکم دیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔

4-والدین کی تکریم

تفسیر صراط الجنان میں مفسر والدین کی تکریم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"والدین کی عزت کرنا، ان کا احترام کرنا والدین کا بنیادی حق ہے۔ والدین کی تکریم کرنی چاہیے ان کا نام لے کر پکارنے اور ان کو گالی دینے سے گریز کرنا چاہیے۔"[9]

رسول اکرم ﷺ نے تمام بڑوں سے ادب سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ اور والدین جو کہ سب سے زیادہ قریبی ہیں ان کی تکریم کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

تسہیل البیان فی تفسیر القرآن میں مفسر ام عمران حضور اقدس ﷺ کا ایک قول نقل کرتی ہیں کہ:

"حضور اقدس ﷺ سے والدین کا حق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ وہ اولاد کی جنت و دوزخ ہیں۔ یعنی اولاد اپنے والدین کی اطاعت و تکریم سے جنت حاصل کر سکتی ہے۔"[10]

تفسیر فی ظلال القرآن میں سید قطب والدین کی تکریم کا یہ اصول پیش کرتے ہیں کہ والدین کے احترام اور تکریم کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ اولاد والدین کے لیے کوئی بھی ایسا لفظ استعمال نہ کرے جس میں توبیخ، زجر، جھڑک ہو یا توہین آمیز الفاظ ہوں۔ والدین کے اندر یہ فطری داعیہ موجود ہوتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کا غم کھائیں۔ جس طرح اناج کا دانہ زمین میں خاک سے مل کر ایک پودے کی شکل میں باہر آتا ہے اور خود گم جاتا ہے ایسے ہی اولاد والدین سے ساری قوت، توانائی، اہتمام نچوڑ لیتی ہے اور والدین ناتواں رہ جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات بچے یہ سب نظر انداز کر جاتے ہیں۔(26) اور والدین سے ایسا گستاخانہ رویہ اپناتے ہیں کہ والدین کے دل سے دعا کی بجائے بد دعا نکلتی ہے جو اولاد کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔

5-نان و نفقہ

تفسیر معارف القرآن میں ﴿قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ﴾ کی وضاحت میں اصول بتایا گیا ہے کہ:

"والدین اور اقربا کو دیے جانے والے ہدایہ سے اگر اللہ کی رضا مقصود ہو تو یہ بھی انفاق فی سبیل اللہ میں آتا ہے۔ جو والدین فقیر ہوں محتاج ہوں اپنی بنیادی ضروریات پوری نہ کر سکیں ان پر صلہ رحمی کرنا واجب ہے خواہ والدین مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔"[11]

---

8 Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn, *al-Tafsīr al-Kabīr* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1420 AH), 20: 159-

9 Qādirī, Muḥammad Qāsim, *Ṣirāṭ al-Jinān fī Tafsīr al-Qur'ān* (Karachi: Maktaba al-Madīna, n.d.), 5:444, 5:445, 2:141, 10:222, 1:281.

10 *https://shamilaurdu.com/quran/tarjumah-bhutvi/tafseer-tasheel-ul-bayan/91/*.

11 Thanā' Allāh Pānīpatī, *Tafsīr Maẓharī*, trans. Pīr Karam Shāh (Lahore: Ḍiyā' al-Qur'ān Publications, n.d.), 7:376.

تفسیر تیسیر القرآن میں مولانا عبد الرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں کہ:

"والدین جب بوڑھے ہو جائیں تو اولاد کی محبت و توجہ کے محتاج ہو جاتے ہیں اس لیے قرآن مجید میں تاکید کی گئی کہ جب والدین عمر کے آخری حصے کو پہنچ جائیں تو ان کے ساتھ بہت نرمی کا معاملہ کیا جائے ایسا ضروری ہے کیونکہ والدین بڑھاپے میں کمانے کی طاقت نہیں رکھتے اور اولاد کی اپنی اولاد کے لیے الفت اپنے بزرگ والدین کی محبت کو تقسیم کر دیتی ہے۔ بڑھاپے کی وجہ سے والدین کے مزاج میں بھی تبدیلی آجاتی ہے۔ اس لیے اولاد کو خاص تاکید کی گئی ہے کہ الفت و محبت کے تقاضے مد نظر رکھیں تا کہ والدین کو کسی قسم کی ذہنی یا روحانی تکلیف نہ ہو۔"[12]

اولاد کی اپنی اولاد کی ضروریات کو پورا کرنے کی خواہش، اپنے والدین کی ضروریات کو پس پشت ڈالنے کا باعث نہیں بنی چاہیے۔ تا کہ والدین ضعف میں اپنے اخراجات کا بندوبست کرنے کی فکر سے بری ہوں۔

6-انتخاب زوج میں مشاورت

انسان زندگی کے معاملات میں مشکل کے وقت اپنے مخلص سے مشورہ کرتا ہے۔ والدین اولاد کے محسن ہوتے ہیں اور ان سے زیادہ کوئی شخص مخلص نہیں ہو سکتا۔ شادی بیاہ کے معاملات میں جو کہ نازک ترین معاملات ہوتے ہیں اولاد کو چاہیے کہ اپنے والدین سے مشورہ کرے اور ان کی پسند کو ترجیح دے۔ اس ضمن میں طبرانی سے ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ سیدنا حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے سیدنا علیؓ کو حضرت ام کلثومؓ سے نکاح کا پیام دیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت حسنینؓ سے کہا کہ چچا (حضرت عمرؓ) کی شادی اپنی بہن سے کر دو۔ حضرت حسنینؓ کو اس بات کا شرح صدر نہ ہوا تو معذرتانہ انداز اختیار کیا۔ حضرت علیؓ غصے سے کھڑے ہوئے تو حضرت حسنؓ نے ان کا لباس پکڑ کر درخواست کی کہ وہ اپنے والد کے چھوٹنے کو برداشت نہیں کر سکتے۔ تو حضرت علیؓ نے انہیں کہا کہ پھر حضرت عمرؓ سے اپنی بہن کی شادی کرو۔(۵۷) یعنی نواسہ رسول نے اپنے والد کی خواہش کو ترجیح دے کر اپنی بہن کا نکاح ان کی مرضی سے کیا۔

7-غیر مسلم والدین کے ساتھ حسن سلوک

والدین خواہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم ان کے ساتھ اچھے سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ مولانا مفتی محمد شفیع تفسیر معارف القرآن میں امام قرطبی کا صحیح بخاری سے منقول واقعہ درج کیا ہے:

"جس کے مطابق حضرت اسماء نے نبی اقدس ﷺ سے سوال کیا، ان کی مشرک ماں ان کے گھر آتی ہیں تو کیا انہیں اپنی والدہ کی خاطر مدارت کی اجازت ہے؟ تو نبی اقدس ﷺ نے ان سے کہا کہ والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کریں اور اس کی خاطر مدارت کریں۔"[13]

یعنی والدین کے ساتھ حسن سلوک کی راہ میں دین مانع نہیں ہے۔ہاں اگر والدین معصیت کا ارتکاب کرنے کو کا حکم دیں تو حکم عدولی کی جاسکتی ہے۔

---

[12] Maulānā ‘Abd al-Raḥmān Kaylānī, *Taysīr al-Qur’ān*, 2:578, 2:576, 1:344, 1:164.
[13] Shafī‘, Muftī Muḥammad, *Ma‘ārif al-Qur’ān* (Karachi: Maktaba Ma‘ārif al-Qur’ān, 1436 AH/2015 CE), 2:294, 5:464, 5:466, 5:474, 2:278, 4:252, 5:104, 5:148.

8-والدین کی رضا کو ترجیح

اپنی زندگی کے کسی بھی اہم کام کو سرانجام دینے سے پہلے والدین سے اجازت لینا ضروری ہے ان کی بات کو ترجیح دینا لازم ہے۔ والدین اولاد کی زندگی، اولاد کی جان پر بھی حق رکھتے ہیں۔ دنیاوی معاملات میں تو والدین سے اجازت لی جاتی ہے دین کے کچھ معاملات میں بھی والدین کی اجازت ضروری ہے جیسا کہ:

> "مولانا مفتی محمد شفیع تفسیر ذکر کرتے ہیں کہ جہاد جب تک فرض کفایہ کے طور پر ہو، ماں باپ کی اجازت ضروری ہے۔ بغیر اجازت جہاد کے لئے جانا درست نہیں۔ اس بات کا استدلال انہوں نے صحیح بخاری کی ایک حدیث سے کیا ہے جس میں حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اجازت طلب کی کہ وہ جہاد میں شرکت کرے۔ آپ نے اس سے سوال کیا کہ کیا اس کے والدین زندہ ہیں۔ اس شخص نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ جا کر اپنے والدین کی خدمت کرے۔ ان کی خدمت سے اسے جہاد کا ثواب مل جائے گا۔ مولانا نے ایک اور روایت بھی درج کی جس کے مفہوم کے مطابق ایک آدمی نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ وہ جہاد کے لیے آیا ہے، اپنے روتے ہوئے والدین کو چھوڑ کر۔ یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا کہ جا کر اپنے والدین کو ہنسائے جیسا کہ ان کو رلا کر آیا ہے یعنی ان کو بتائے کہ والدین کی خوشی کے بغیر وہ نہیں جائے گا۔"[14]

9-دعائے مغفرت

تفسیر صراط الجنان اور تفسیر معارف القرآن میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ اولاد کا والدین کے حق میں دعا کرنا کس قدر اچھا ہے۔ انسان والدین کی خدمت میں جتنا بھی مبالغہ کرے والدین کے احسانات کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ صرف ادب، تواضع، شفقت پر بھروسہ کرنا کافی نہیں۔ کیونکہ یہ فانی چیزیں ہیں اس لیے دعا کی تلقین کی گئی ہے۔ اولاد کو چاہیے کہ والدین کے حق میں دعا کرے۔[15]

اس ضمن میں حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں ہمیں مثال کے طور پر ملتی ہیں۔

> ﴿ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾[16]

والدین اگر مسلمان ہوں تو ان کے لئے صحت، عافیت، اچھے اعمال اور بخشش کی دعا کی جا سکتی ہے۔ والدین غیر مسلم ہوں تو ان کے لیے دعائے رحمت سے مراد یہ ہے کہ اللہ سے دعا کی جائے، اللہ ان کو بھی ایمان وہدایت نصیب فرمائے۔ تاکہ آخرت کے دائمی عذاب سے بچ سکیں۔

---

14 Muftī Muḥammad Shafī‘, *Ma‘ārif al-Qur’ān*, 2:294, 5:464, 5:466, 5:474, 2:278, 4:252, 5:104, 5:148.
15 Al-Baghawī, Muḥyī al-Dīn, *Tafsīr al-Baghawī* (Riyadh: Dār al-Ṭayyiba, 1409 AH), 5:179.
16 Ibrāhīm, 14:40–41

مبحث سوم: والدین کے فرائض سے متعلق اصول

جہاں والدین کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اہم اصول بتادیے گئے ہیں وہیں اولاد کے حقوق کی وضاحت کر دی گئی ہے جن کو پورا کرنا والدین کے لئے ضروری ہے۔ بچے بچپن میں اپنے والدین کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں انہیں اپنے والدین کی محتاجی ہوتی ہے۔ ماں باپ اپنی اولاد کی کس طرح بہترین تربیت کر سکتے ہیں ان کو معاشرے کا مثبت فرد کیسے بنا سکتے ہیں اس کے بارے میں رہنما اصول ذیل میں دیے گئے ہیں جو کہ اولاد کے حقوق سے متعلق ہیں۔

1- حق زندگی

اگر کسی شخص کو اللہ اولاد کی نعمت سے نوازے تو والدین کا فرض ہے کہ اسے زندہ رہنے دیں۔ مولانا مفتی محمد شفیع، تفسیر معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

> "زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی اولاد خاص طور پر اپنی بیٹیوں کو اس ڈر سے قتل کر دیتے تھے کہ ان کی کفالت میں خرچ کرنا پڑے گا۔ اللہ رب العزت نے ان کی سوچ کی تصحیح کی کہ رزق دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اولاد کو قتل کرنے سے سختی سے منع کیا۔"[17]

> "تفسیر ضیاء القرآن میں پیر کرم شاہ الازہری عرب میں اولاد کے قتل کا محرک معاشی بدحالی کو قرار دیتے ہیں اور دور جدید میں اس کی منظم شکل موجود ہے جو اولاد کو کم کرنے کی کوشش پر گامزن ہے۔ ایسا فرانس اور دیگر ممالک میں ہو چکا ہے۔ قرآن نے اس نسل کشی کو خطأ کبیرا کا نام دیا ہے۔ خطا ایسی غلطی کو کہتے ہیں جو جان بوجھ کر کی جاتی ہے۔ یعنی اولاد کا قتل جان بوجھ کر کی جانے والی غلطی ہے اور باعث سزا ہے۔"[18]

2- حق رضاعت

اولاد کے حقوق میں شامل ہے کہ ان کی پیدائش کے بعد ان کو دودھ پلایا جائے۔ اس کے بعد اولاد کے خرچ کا بندوبست کیا جائے۔ قرآن مجید میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر 233 میں ارشاد ربانی ہے:﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ ترجمہ: "اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں۔ یہ مدت ان کیلئے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہیں" مولانا محمد ادریس اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

> "بچوں والی عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو دو برس دودھ پلائیں۔ اگر کوئی مدت رضاعت پوری نہ کرنا چاہے تو اس سے قبل بھی دودھ چھڑایا جا سکتا ہے۔ اگر ماں دودھ نہ پلانا چاہے تو بچے کے والد یا وارث کے ذمہ ہے کہ وہ کسی آیا سے بچے کو دودھ پلوائے اگر ایسا کرنا اس کی وسعت میں ہے۔"[19]

---

[17] Muftī Muḥammad Shafī‘, *Ma‘ārif al-Qur’ān*, 2:294, 5:464, 5:466, 5:474, 2:278, 4:252, 5:104, 5:148.

[18] Al-Azhari, Pīr Karam Shāh, *Ḍiyā’ al-Qur’ān* (Lahore: Ḍiyā’ al-Qur’ān Publications, n.d.), 2:651, 1:316, 1:317, 1:146.

[19] Maulānā Idrīs Kāndhlawī, *Ma‘ārif al-Qur’ān*, 2:134, 4:471, 1:446, 2:127, 1:446.

3- حق وراثت

والدین کی میراث میں اولاد کا حصہ مقرر کیا ہے۔ والدین کو اللہ کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق میراث تقسیم کرنی چاہیے۔ اولاد میں وراثت کی تقسیم مساوی کریں۔ کسی کو کم زیادہ دینے سے گریز کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ترکہ کی تقسیم بارے احکام قرآن مجید میں واضح کر دیے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴾[20]

ترجمہ: ”ماں باپ اور خویش و اقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی (جو مال ماں باپ اور خویش و اقارب چھوڑ کر مریں) خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ (اس میں) حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔“

مولانا ابو الاعلیٰ مودودی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

”میراث مردوں اور عورتوں دونوں میں تقسیم ہونی چاہیے۔ اور ہر حال میں تقسیم ہونی چاہیے خواہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔“[21]

4- حق دعا

والدین کو اپنی اولاد کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ والدین کی طرف سے اپنی اولاد کے لئے بہترین تحفہ اچھی تربیت اور دعا ہے۔ ایسا کرنا انبیاء کی سیرت میں شامل رہا ہے۔ اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید میں انسان کی زندگی کے مختلف ادوار کا ذکر کرتے ہوئے اولاد کے حق میں دعا کا بھی ذکر کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِيٓ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴾[22]

ترجمہ: ”اے میرے پروردگار مجھے توفیق کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤ جو تونے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد کو بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔“

اس آیت کی وضاحت کے ذیل میں مفسرین نے لکھا ہے کہ:

”اس آیت کا نزول حضرت ابو بکر صدیق سے متعلق ہے۔ اللہ عزوجل نے ان کی دعا کی بدولت ان کے باپ اور اولاد کو ہدایت نصیب فرمائی اور وہ ایمان لے آئے۔“[23]

---

[20] Al-Nisāʾ, 4:7

[21] Mawdūdī, Maulānā Abū al-Aʿlā, *Tafhīm al-Qur'ān* (Lahore: Tarjumān al-Qur'ān, 11th ed., 1412 AH/1991 CE), 3:745, 1:325, 6:29.

[22] Al-Isrāʾ, 17:19

[23] Saʿīdī, Ghulām Rasūl, *Tibyān al-Qur'ān* (New Delhi: Maktaba Riḍawiyya, 1428 AH/2007 CE), 11:88.

اللہ نے انسان کو اپنی اکثر مخلوقات پر فوقیت دے کر اس میں احساس و جذبات کا سمندر بھی رکھا ہے جو رشتوں کی نوعیت کے حساب سے شدید ہوتے ہیں۔ والدین اور اولاد کا رشتہ اخلاص، محبت اور ایثار سے بھرپور ہوتا ہے اور یہ معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بابت قرآن مجید میں والدین اور اولاد کے حقوق کے متعلق واضح ہدایات دی ہیں۔ مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں عائلی زندگی کی بہتری کے لئے والدین اور اولاد سے متعلق رہنما اصول ذکر کئے ہیں تاکہ اولاد اور والدین کے تعلقات میں ایک توازن قائم رہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری ممکن ہو۔ اولاد کے حقوق میں حق زندگی، حق رضاعت، حق میراث اور حق دعا و دیگر شامل ہیں۔ اور والدین کے حقوق میں حسن سلوک، اطاعت و تکریم، مشاورت و اجازت اور دعائے مغفرت شامل ہیں۔

مبحث چہارم: معاصر مسائل اور قرآنی تعلیمات کی تطبیق

اکیسویں صدی میں مغربی ثقافت اور اس کے اثرات نے والدین اور اولاد کے تعلقات پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں، خاص طور پر والدین سے دوری اور ان کی خدمت میں کمی دیکھنے کو ملی ہے۔ مغربی معاشرتی ماڈلز میں فرد کی آزادی اور خود مختاری کو اہمیت دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے بہت سے افراد والدین کے ساتھ کم وقت گزارتے ہیں یا انہیں اولڈ ایج ہومز میں بھیج دیتے ہیں، جہاں ان کی دیکھ بھال کے بجائے انہیں تنہائی اور نظر اندازی کا سامنا ہوتا ہے۔ اولڈ ایج ہومز کا رواج بعض معاشروں میں بڑھ رہا ہے، جہاں بزرگوں کو عزت و تکریم کی بجائے ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے، جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ قرآن اور حدیث میں والدین کو جنت کا دروازہ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی شریعت میں والدین کی خدمت اور ان کے حقوق کو انتہائی اہمیت دی گئی ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب دی گئی ہے، چاہے وہ کسی بھی حالت میں ہوں۔ شریعت کے اصولوں کی روشنی میں، والدین کے ساتھ محبت، ان کی دعاؤں کا احترام، اور ان کی ضروریات کی تکمیل کرنا فرض ہے۔ اس کے علاوہ، اسلامی تعلیمات جدید نفسیاتی اور سماجی مسائل پر بھی روشنی ڈالتی ہیں، جیسے کہ بزرگوں کی تنہائی، اور ان کے ساتھ وقت گزارنے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ اس طرح، قرآن اور حدیث کی رہنمائی جدید دور کے نفسیاتی و سماجی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ایک جامع حل فراہم کرتی ہے، جو فرد اور معاشرے کے لیے فلاح و بہبود کا باعث بن سکتی ہے۔

1- اکیسویں صدی کے تناظر میں اطلاقی مثالیں

اکیسویں صدی کے تناظر میں والدین کے حقوق اور ان کے مقام کی اہمیت کو مختلف اطلاقی مثالوں کے ذریعے اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے، خاندانی مشاورت کے میدان میں والدین کے مقام کو دوبارہ بحال کیا جا رہا ہے، جہاں ماہرین نفسیات اور سوشیالوجسٹ والدین کو اپنے بچوں کی بہتر تربیت کے حوالے سے مشورے فراہم کرتے ہیں۔ اس سے والدین کو اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کا بہتر ادراک ہوتا ہے اور وہ بچوں کے ساتھ تعلقات میں بہتری لانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، تعلیمی و تربیتی اداروں میں والدین کے کردار کو اہمیت دی جا رہی ہے، جہاں والدین کو اسکولوں اور کالجوں میں بچوں کی تعلیمی ترقی میں شریک کیا جاتا ہے، اور انہیں اپنے بچوں کی تعلیم میں فعال طور پر شامل ہونے کے مواقع دیے جاتے ہیں۔ اس عمل سے نہ صرف والدین کا احترام بڑھتا ہے بلکہ بچوں کی تربیت میں بھی ایک ہم آہنگی آتی ہے۔ مزید برآں، میڈیا اور قانون سازی میں والدین کے حقوق کو فروغ دینے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، جہاں مختلف پروگرامز اور قوانین کے ذریعے والدین کو ان کے حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے، اور ان کی حمایت کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے والدین کو قانونی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ آخر کار، نوجوان نسل کی اصلاحی رہنمائی کے ضمن میں بھی والدین کا کردار بہت اہم ہے، جہاں انہیں اپنی اولاد کی روحانی، اخلاقی اور سماجی ترقی کے لیے رہنمائی فراہم کی جاتی ہے تاکہ وہ دین اور دنیا کے تقاضوں کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ اس طرح، اکیسویں

صدی میں والدین کے حقوق کی بحالی اور ان کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے مختلف سطحوں پر موثر اقدامات کیے جا رہے ہیں، جو نہ صرف انفرادی بلکہ معاشرتی سطح پر بھی مثبت اثرات مرتب کر رہے ہیں۔

حاصلات مبحث

نتائج و تجاویز کے ضمن میں، یہ واضح ہے کہ قرآن مجید میں والدین کے حقوق کی تعلیمات نہ صرف روحانیت بلکہ معاشرتی اور اخلاقی ترقی کے لیے بھی اہم ہیں۔ قرآن کی ہمہ گیر تعلیمات میں والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی تکمیل پر بار بار زور دیا گیا ہے، جو ہر دور میں انسانوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ رہی ہیں۔ ان تعلیمات کی روشنی میں ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ والدین کے حقوق کا تحفظ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کے اصول خاندانی نظام کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، کیونکہ یہ ایک ایسا بنیادی ستون ہے جو فرد اور معاشرت کے درمیان ہم آہنگی اور استحکام فراہم کرتا ہے۔ پالیسی سازوں، اسکولوں، اور میڈیا کے لیے چند تجاویز یہ ہیں کہ والدین کے حقوق کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لیے مزید پالیسیوں کی تشکیل کی ضرورت ہے، جو والدین اور بچوں کے تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اسکولوں میں والدین کی فعال شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے تربیتی پروگرامز اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جانا چاہیے، تاکہ والدین کو بچوں کی تعلیمی اور نفسیاتی ضروریات کے بارے میں آگاہی حاصل ہو سکے۔ میڈیا کے ذریعے والدین کے حقوق کے بارے میں شعور اجاگر کیا جانا چاہیے تاکہ عوامی سطح پر اس مسئلے پر بات ہو سکے اور ایک مثبت معاشرتی تبدیلی کی جانب قدم بڑھایا جا سکے۔ آخرکار، نوجوانوں کے لیے اخلاقی و دینی رہنمائی کی ضرورت ہے، تاکہ وہ اپنی زندگی میں والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کے احترام کو اپنی بنیاد بنا سکیں۔ نوجوانوں کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں والدین کے حقوق کے بارے میں تعلیم دی جائے تاکہ وہ معاشرتی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے لیے ایک مضبوط بنیاد حاصل کر سکیں اور اپنے خاندانوں میں ایک مستحکم اور ہم آہنگ ماحول قائم کر سکیں۔ اس طرح کے اقدامات نہ صرف فرد کی اصلاح کے لیے ضروری ہیں بلکہ پورے معاشرتی ڈھانچے کی بہتری کے لیے بھی اہم ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Al-Azhari, Pīr Karam Shāh. *Ḍiyā’ al-Qur’ān*. Lahore: Ḍiyā’ al-Qur’ān Publications, n.d.
* Al-Baghawī, Muḥyī al-Dīn. *Tafsīr al-Baghawī*. Riyadh: Dār al-Ṭayyiba, 1409 AH.
* Al-Rāzī, Fakhr al-Dīn. *Al-Tafsīr al-Kabīr*. Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, 1420 AH.
* Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn. *Al-Durr al-Manthūr fī al-Tafsīr bi-al-Ma’thūr*. Beirut: Dār al-Fikr, 1414 AH.
* Ibn Kathīr, Ismā‘īl ibn ‘Umar. *Tafsīr al-Qur’ān al-‘Aẓīm*. Beirut: Dār al-Ma‘rifah, 1407 AH.
* Ibn Mufliḥ, Shams al-Dīn Abū ‘Abd Allāh. *Al-Ādāb al-Shar‘īyah wa-al-Minah al-Mar‘īyah*. Beirut: ‘Ālam al-Kutub, 1996.
* Kāndhlawī, Maulānā Idrīs. *Ma‘ārif al-Qur’ān*. Lahore: Maktaba al-Ḥasan, 2009.
* Kaylānī, Maulānā ‘Abd al-Raḥmān. *Taysīr al-Qur’ān*. Lahore: Maktabat al-Salām, 1432 AH.
* Mawdūdī, Maulānā Abū al-A‘lā. *Tafhīm al-Qur’ān*. 11th ed. Lahore: Tarjumān al-Qur’ān, 1991.
* Sa‘īdī, Ghulām Rasūl. *Tibyān al-Qur’ān*. New Delhi: Maktaba Riḍawiyya, 2007.
* Shafī‘, Muftī Muḥammad. *Ma‘ārif al-Qur’ān*. Karachi: Maktaba Ma‘ārif al-Qur’ān, 2015.
* Thanā’ Allāh Pānīpatī. *Tafsīr Maẓharī*. Translated by Pīr Karam Shāh. Lahore: Ḍiyā’ al-Qur’ān Publications, n.d.